خلافت لائبریری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۶ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ ۔ ۲ احسان ۱۳۴۹ہش ۔ ۲ جون ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۲۵

اخبار احمدیہ

● ربوہ یکم احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین ۔

● میری والدہ محترمہ اہلیہ ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی مرحوم آجکل لاہور میں بعارضہ کینسر سخت بیمار ہیں ۔ ان کا علاج بجلی کے ذریعہ ہو رہا ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والدہ صاحبہ محترمہ کو معجزانہ طور پر صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔ (سید حسنات احمد صدر حلقہ چک لالہ راولپنڈی)

● میری نواسی عزیزہ نصرت نورین بنت راجہ ناصر احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی بیمار ہے ۔ ڈاکٹری مشورہ ہے کہ آپریشن کرایا جائے ۔ جناح ہسپتال میں داخلہ لیا گیا ہے ۔ تمام احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(قمر الدین مولوی فاضل ۔ ربوہ)

● میرے بیٹے عزیزم محمد اکرم ہاشمی ایم ۔ ایس سی کا نکاح عزیزہ عابدہ شمیم بنت سید منظور حسین شاہ صاحب انسپکٹر کو اپریٹو بنک جھنگ کے ہمراہ مبلغ ۔/۱۸۰۰ روپیہ حق مہر پر مکرم ایم ۔ بی احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ جھنگ نے ۲۵ اپریل ۱۹۷۰ء کو بمقام جھنگ پڑھا ۔ بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کی درخواستِ دعا ہے ۔

(سید محمد منیر ہاشمی ریٹائرڈ پوسٹماسٹر ایبٹ آباد)

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہٗ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم احسان ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کل دوپہر کو راولپنڈی سے ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ عام طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے ۔ اگرچہ کمزوری اب بھی بہت ہے تاہم آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہے ۔ پٹی کرتے وقت زخم سے خون اب بھی نکلتا ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میاں صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی عمرِ دراز سے نوازے ۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی تجلّیات اور رحمتوں کے ظہور کیلئے دُعا کی بہت بڑی ضرورت ہے

اس لئے اِس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور دعا کرنے سے کبھی مت تھکو

" اللہ تعالیٰ نے شروع قرآن ہی میں دعا سکھائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا بڑی عظیم الشان اور ضروری چیز ہے ۔ اس کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں ہو سکتا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین ۔ الرحمٰن الرحیم مالك یوم الدین ۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات کو جوامّ الصّفات ہیں بیان فرمایا ہے ۔ ربّ العٰلمین ظاہر کرتا ہے کہ وہ ذرّہ ذرّہ کی ربوبیت کر رہا ہے ۔ عالَم اسے کہتے ہیں جس کی خبر مل سکے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز دُنیا میں ایسی نہیں ہے جس کی ربوبیت نہ کرتا ہو ۔ ارواح اجسام وغیرہ سب کی ربوبیت کر رہا ہے ۔ وہی ہے جو ہر ایک چیز کے حسبِ حال اس کی پرورش کرتا ہے ۔ جہاں جسم کی پرورش فرماتا ہے وہاں رُوح کی سیری اور تسلّی کے لئے معارف اور حقائق وہی عطا فرماتا ہے ۔

پھر فرمایا ہے کہ وہ رحمٰن ہے یعنی اعمال سے بھی پیشتر اس کی رحمتیں موجود ہیں ۔ پیدا ہونے سے پہلے ہی زمین ، چاند ، سورج ، ہوا ، پانی وغیرہ جس قدر اشیاء انسان کے لئے ضروری ہیں موجود ہوتی ہیں ۔

اور پھر وہ اللہ رحیم ہے یعنی کسی کے نیک اعمال کو ضائع نہیں کرتا بلکہ پاداش عمل دیتا ہے ۔

پھر مالک یوم الدین ہے یعنی جزا وہی دیتا ہے اور وہی یوم الجزاء کا مالک ہے ۔ اس قدر صفات اللہ کے بیان کے بعد دعا کی تحریک کی ہے ۔ جب انسان اللہ تعالےٰ کی ہستی اور ان صفات پر ایمان لاتا ہے تو خواہ مخواہ رُوح میں ایک جوش اور تحریک ہوتی ہے اور دعا کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف جُھکتی ہے ۔ اس کے بعد اھدنا الصراط المستقیم کی ہدایت فرمائی ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی تجلّیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اِس لئے اس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو "

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۲۶۶ ، ۲۶۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ر احسان ۱۳۴۹ہش

انتباہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں انگلستان کو جو انتباہ کیا ہے یہ صرف انگلستان بلکہ صرف یورپ کے لئے ہی نہیں ہے۔ البتہ چونکہ موجودہ مادہ پرستانہ تہذیب نے چونکہ یورپ سے سر نکالا ہے اور منظم طور پر ساری دنیا کو اپنے گھیرے میں لے رہی ہے اس لئے یہ انتباہ بھی یورپ کے مرکزی مقام لندن ہی سے دراصل ساری دُنیا کو کیا گیا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آج امریکی روپ میں مغربی تہذیب ساری دنیا میں اپنے قدم جمانا چاہتی ہے اور امریکہ والوں کو امریکی زندگی پر بڑا ناز ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ تمام دنیا یہی طریقِ زندگی اختیار کرلے۔ لیکن جب ہم اس ملک کے اخباروں، کتابوں اور دوسرے لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں اور جب ہم امریکہ کا کردار دوسرے ملکوں میں ناجائز دخل اندازی کو دیکھتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے امریکی زندگی قطعاً اِس قابل نہیں ہے کہ اس کی ترویج دُنیا میں کی جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ یورپ سے بھی کہیں زیادہ امریکہ مادہ پرستی کے شکنجہ میں کسا ہوُا ہے۔ اور یہ لوگ سوا سائنس کے اَور کسی چیز کو خدا نہیں مانتے۔ دنیا کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نمرود اور فرعون ایسی اقوام میں پیدا ہوتے رہے ہیں جو دوسری اقوام سے دولت اور دیگر دنیوی سامانوں میں برتر ہوتی رہی ہیں۔ اِس لئے امریکہ کا غرور کوئی نئی بات نہیں ہے۔

الغرض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کا انتباہ صرف انگلستان اور یورپ اور امریکہ کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ تمام اس دنیا کے لئے ہے جو امریکی زندگی اپنانے کو تہذیب کا کمال سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کو چاہیئے کہ وہ امریکی زندگی کا غور سے مطالعہ کریں ان کو معلوم ہوگا کہ تمام تباہ کُن بُرائیوں جو انسانیت کو کھا جاتی ہیں ان کا مرکز آجکل یہی نئی تہذیب کے اڈے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے البتہ نئی بات یہ ہے کہ اہلِ مغرب نے ہر بات کو منظم بنا دیا ہے اسلئے انھوں نے جرائم کو بھی منظم تر دیا ہے اور آج حق اور باطل کی جنگ ایک ایسے دَور میں داخل ہو چکی ہے جب کسی فرد کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ جرائم کے لئے بھی سوسائٹیاں اور تنظیمیں بنائی جاتی ہیں۔ اسی لئے آج بُرائی کا مقابلہ پہلے کی نسبت سے بہت زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔ تاہم اس تاریک ماحول میں حق کے سورج کی شعاعیں بھی کہیں کہیں موجود نظر آتی ہیں۔ ابھی جرائم نے انسان کی تمام انسانیت کو نہیں کچلا بلکہ تمام دنیا میں حتّٰی کہ گناہ کے اڈوں میں بھی ایسی سعید روحیں موجود ہیں کہ جن کو اگر روشنی دکھائی جائے تو وہ راہِ راست پر آ سکتی ہیں اور حق یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اسی لئے کھڑا کیا ہے کہ وہ تمام لوگوں تک حق کا پیغام پہنچائے اور اسلام کی مقدس تعلیم کو دنیا میں عام کرے تاکہ دنیا کی سعید روحیں اس کو دیکھ کر بیدار ہو جائیں اور انسانیت کا قافلہ راہِ راست پہ روانہ ہو جائے ؎

بحضورِ سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم

متاعِ قلب جہاں کی بقا نثار کروں ۔ میرے حبیب! تیرے دَر پہ کیا نثار کروں

نفس نفس تیرے احسان کا ہے آئینہ
نظر نظر تیرے عرفان کا ہے آئینہ
تیرا وجود۔ خود ایمان کا ہے آئینہ
یہ کائنات تیری شان کا ہے آئینہ

مَیں اِس جہاں کی نہ کیوں ہر ادا نثار کروں ۔ میرے حبیب تیرے دَر پہ کیا نثار کروں

نہ ہوتے آپؐ تو ہوتی نہ کائنات کبھی
بساطِ دل سے نہ چھٹتی اندھیری رات کبھی
فروغ پا ہی نہ سکتی بشر کی ذات کبھی
شعور و علم کی بنتی کوئی نہ بات کبھی

شعور و علم کا ہر مدّعا نثار کروں ۔ میرے حبیب تیرے دَر پہ کیا نثار کروں

چراغِ مہر و اخوّت جلا دئے تُونے
کدورتوں کے فسانے مٹا دئے تُونے
اصُولِ زِیست کچھ ایسے بتا دئے تُونے
دِل و نظر کے دئے جگمگا دئے تُونے

مَیں تجھ پہ دیدہ و دل کی ضیا نثار کروں ۔ میرے حبیب تیرے دَر پہ کیا نثار کروں

مجُھے یقیں ہے کہ دَورِ بہار آئے گا
تیرے پیام سے دل کو قرار آئے گا
جب اہلِ دل کو جنُوں کا شعار آئے گا
زمانہ دَر پہ تیرے شرمسار آئے گا

گلُوں کا رُوپ بکھیروں صبا نثار کروں ۔ میرے حبیب تیرے دَر پہ کیا نثار کروں

(عبدالسلام اختر ایم-اے)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے، کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

قسط ۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (ایدہ اللہ تعالیٰ) کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

سیرالیون مسلم کانگرس کی طرف سے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر دعوتِ استقبالیہ

اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا معرفت اور یقین سے لبریز بصیرت افروز خطاب!

محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے اپنی رپورٹ مرسلہ از فری ٹاؤن (سیرالیون) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام موصول ہوئی ہے تحریر فرماتے ہیں:۔

فری ٹاؤن (سیرالیون) ۸ رمئی ۱۹۷۰ء

حضورِ پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ یہاں کے لیل و نہار کی کیفیت اور روحانی لذت کچھ وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور انوار کو بارش کی طرح برستے دیکھا ہو۔ کل صبح سکول کے بچوں اور ان کے انداز و اطوار دیکھ کر بھی دلوں پر بہت اثر ہوا تھا کہ انشاء اللہ یہ بچے اسلام اور احمدیت کے جاں نثار خادم بن کر ملک کے گوشے گوشے میں پھیل جائیں گے۔ لیکن آج کی شام بھی ایسی شام ہے جسے ایک لحاظ سے اس سفر کا نقطۂ عروج کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ آج مسلم کانگریس کی طرف سے دعوتِ استقبالیہ تھی۔ یہ کانگریس غیر از جماعت مسلمان معززین سیرالیون کی اجتماعی تنظیم ہے اور اس میں بعض درد مند دل رکھنے والے لوگ بھی شامل ہیں۔ جس وقت حضور مع حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ اور دیگر افرادِ قافلہ ریلوے یونین ہال میں جہاں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا پہنچے تو چاروں طرف سے اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوئے۔ ہال میں تقریباً پانچ سو افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ ہال کے باہر دروازے پر، کھڑکیوں کے آس پاس بے شمار لوگ حضور کے ارشادات سننے کے منتظر تھے۔

یہاں کے مسلمان جو کئی لحاظ مظلوم اور بے بس ہیں حضور کی سیرالیون میں آمد پر چونک سے پڑے ہیں حضور کی آمد سے ان میں ایک گونہ خود اعتمادی اور بشاشت پیدا ہوئی ہے اور اب ان کے چہروں پر امید اور طمینان کی جھلک نظر آتی ہے۔

جب حضور ہال میں سے گزر کر سٹیج کی جانب تشریف لے گئے تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے۔ ٹھیک چھ بجے شام تلاوت قرآن کریم شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد مسٹر ایم۔ایس مصطفیٰ پریذیڈنٹ مسلم کانگرس اور سابق نائب وزیر اعظم سیرالیون نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ مصطفیٰ صاحب ایک درد مند دل رکھنے والے، غیور اور شعلہ بیان مقرر ہیں۔ تقریر انگریزی ہی میں کرتے ہیں جو یہاں کی مشترکہ زبان ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کی شام ایک عدیم المثال اور لاثانی شام ہے۔ لہٰذا تمام کے تمام مغربی افریقہ کے لئے بالعموم اور سیرالیون کے لئے بالخصوص یہ انتہائی خوشی اور شادمانی کے دن ہیں۔ اس خوشی اور شادمانی کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کا ایک عظیم فرزند آجکل یہاں آیا ہوا ہے۔ اس صدی کے آغاز میں سیرالیون کے مسلمانوں کی جو حالت تھی اس کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لوگ اسلام کا نام لیتے ہوئے ڈرتے تھے۔ وہ دن مسلمانوں کے لئے سخت امتحان کے دن تھے۔ آج آپ کی تشریف آوری سے ہمارے سر فخر سے بلند ہو گئے ہیں۔

کل گورنر جنرل صاحب نے اُس دعوت پر جو انہوں نے آج کے معزز مہمان کے اعزاز میں دی تھی مجھے بتایا کہ ہمارے معزز مہمان ایم۔اے آکسفورڈ ہیں اور میں انکی طبیعت کی سادگی اور انکساری دیکھ کر حیران ہوں۔

مصطفیٰ صاحب نے کہا کہ ہم سب کا ایک کلمہ، ایک قرآن، ایک قبلہ ہے۔ الحاج نیّر رضی صاحب (حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پہلے احمدی مبلغ تھے جو سیرالیون میں آئے۔ ان کی تشریف آوری ہمارے لئے بہت حوصلہ افزائی کا باعث ہوئی۔ آج احمدی تعلیمی اور روحانی میدان میں اہلِ سیرالیون کی انتھک خدمت کر رہے ہیں اور اس کی انتہا یہ ہے کہ آج اسلام کا ایک عظیم فرزند ہمارے درمیان موجود ہے۔

احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ ”یہ لوگ محبّت اور اخلاص کے پیکر ہیں۔ ایک دفعہ کوالالمپور میں جب میں اپنے ملک کی طرف سے ایک بین الاقوامی کانگریس میں شمولیت کیلئے گیا ہوا تھا تو میری ملاقات ہز ایکسی لنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ہوئی۔ مجھے دیکھتے ہی بولے آپ کا نام مصطفیٰ تو نہیں۔ جب مَیں نے بتایا کہ مصطفیٰ مَیں ہی ہوں تو بے اختیار مجھے گلے سے لگا لیا۔ ایک مرتبہ جب ایک عرب سربراہِ مملکت سے ملاقات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی تو محترم چوہدری صاحب کی وساطت سے ہی میری ملاقات ممکن ہوئی۔ ہمیں خوب یاد ہے کہ سیرالیون میں لوگ اسلام پر تنقید کرتے رہتے تھے لیکن احمدیت کے سیرالیون میں آنے کے بعد اسلام کی عظمت بحال ہو گئی ہے۔

جب مَیں وزیر تھا تو روکو پور (سیرالیون) میں احمدیوں کی بڑی مخالفت ہوئی۔ مَیں یہ فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ مَیں نے احمدیوں کی سو فیصدی تائید کی۔ مجھے یہ بخوبی علم ہے کہ جو خدا کے پیارے اور برگزیدہ لوگوں سے جنگ کرتا ہے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ آج وہ شخص کہاں ہے اور اس کے بیوی بچے کہاں ہیں جس نے طاقت کے نشے میں بدمست ہو کر احمدیوں سے ٹکر لی تھی۔“ (یہاں مقرر کا اشارہ ایک وزیر کی طرف تھا جو احمدیوں کا سخت مخالف تھا اور اب گمنامی کی زندگی بسر کر رہا ہے)۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کر کے کہا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ کا تعلق ہماری بہت مدد کر سکتا ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (مکّی) زندگی میں بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے اسی طرح بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں بھی ان کے پیروکاروں کی تعداد چنداں زیادہ نہ تھی۔ لیکن اب احمدیہ مشن امریکہ، کینیڈا، انڈیا، سالٹ پانڈ غرضیکہ دنیا کے کونے کونے میں قائم ہیں۔ مَیں نے پاکستان کا دورہ کیا ہے۔ وہاں کے لوگ بہت ہی محبت کرنے والے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے ہمارے یعنی سیرالیون اور پاکستان کے تعلقات بہت مضبوط ہو گئے ہیں۔ آپ کی کوششوں کے طفیل اب تو عیسائی بھی اسلام کی خوبصورتی کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ یور ہولی نس! مَیں ایک مرتبہ پھر آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔“

اس کے بعد مسٹر عبداللہ کول نے بھی مسلم کانگریس کی طرف سے حضور کو استقبال کرتے ہوئے کہا کہ ”آپ کا یہاں تشریف لانا ہمارے لئے بہت خوشی اور سرفرازی کا باعث ہوا ہے۔ آپ کی جماعت کی کوششوں سے یہاں کے مسلمانوں کو بہت تقویت ملی ہے۔ مَیں سیرالیون کے مسلمانوں کی طرف سے آپ کی تشریف آوری کا اور ہماری دعوت کو قبول کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔“

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہّد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد تقریر شروع فرمائی۔ یہ تقریر چھ بجکر چالیس منٹ پر شروع ہوئی۔ تقریر کیا تھی زندہ خدا کی تائید و نصرت کی زندہ مثال تھی۔ فصاحت اور روانی کا ایک سیلاب تھا جو سامعین کے شکوک و شبہات کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے گیا۔ عبداللہ کول صاحب نے بعض باتیں ایسی ہی کہی تھیں جو محبت اور ادب سے کہی گئی تھیں لیکن ان کا جواب دینا بھی ضروری تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس تقریر کے حصّے کی اطلاع بھی اسی دن اچانک ملی تھی۔ چنانچہ تقریر کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ جب مجھے اچانک تقریر کی اطلاع ملی تو مَیں نے کثرت سے استغفار پڑھا۔

حضور کا یہ خطاب محبّت اور غیرت کے لطیف امتزاج کا حامل تھا۔ حضور پر خود ایک ایسی حالت طاری تھی جیسے زبان و ذہن اللہ تعالےٰ نے خود اپنے تصرّف میں لے لئے ہوں۔ حضور نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا (ترجمہ و ملخص) کہ:۔

”سیرالیون میں آکر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ مَیں یوں محسوس کرتا ہوں جیسے

اپنے بھائیوں کے درمیان بیٹھا ہوں۔ میں مسلم کانگریس اور کانگریس کے مقررین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ابھی ابھی تقاریر فرمائی ہیں۔ میں خود کو اس تعریف کے قابل نہیں سمجھتا جو انہوں نے کی ہے۔ میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ اور حقیر غلام ہوں۔ فرمایا۔ کل ہی میں ایک عیسائی دوست نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اس نے آپ سے یہاں آتے وقت کیا کہا تھا؟ میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ وہ تجھ سے محبت کرتا ہے کیونکہ میں اس کے ادنیٰ ترین خادموں میں سے ہوں۔ فرمایا ہم سیرالیون میں خدمت کے لئے آئے ہیں ناجائز فائدہ اٹھانے کیلئے نہیں۔ ہم سیرالیون کے باشندوں سے خود کو افضل نہیں سمجھتے۔ ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ فرمایا آج سے پچاس سال قبل افریقہ میں احمدیت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ میں نے دو حکومتوں کے سربراہوں کو بتایا کہ کانو Kano نائیجیریا میں ہمارے میڈیکل سنٹر نے 25,000 پچیس ہزار پونڈ کی بچت کی لیکن اس میں سے ایک پائی بھی نائیجیریا سے باہر نہیں لیجائی گئی۔ ساری رقم نائیجیریا ہی میں میڈیکل سنٹر کی توسیع پر لگا دی گئی۔ فرمایا ہم تو آپ کو اپنے حقیقی بھائی سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سب انسان برابر ہیں تو انسان کی نگاہ میں برابر کیوں نہ ہوں۔ ساری دنیا کے لئے یہی ہمارا پیغام ہے۔ فرمایا مجھے بچوں کی نظم جو گھانا میں انہوں نے پڑھ کر سنائی تھی بہت پسند آئی یعنی

یا ابناء آدم الجنة
جنّتی - والمال مالی
اشتروا جنّتی بمالی۔

اس کے بعد حضور نے تفصیل سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا اور فعال خدا ہے۔ انسانی علم اس کے علم کی برابری نہیں کر سکتا۔ کل سائنس کہہ رہی تھی کہ مادہ اور توانائی دو الگ الگ وجود ہیں۔ آج سائنس کہہ رہی ہے مادہ اور توانائی ایک ہی وجود کی دو شکلیں ہیں۔ لیکن اسلام نے جو تعریف مادے کی کی ہے سائنس اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اسلام کہتا ہے کہ مادہ اور ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی صفات کا جلوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حیّ و قیوم ہے۔ وہ آج بھی مادہ پیدا کرتا ہے۔ سائنس دان اب خود کہہ رہے ہیں کہ Galaxies (ستاروں کا ان سب [illegible] کروڑوں کروڑ ستارے ہوتے ہیں) ایک دوسرے سے پرے کسی نامعلوم سمت کو جا رہی ہیں۔ جب دو galaxies کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جاتا ہے کہ اس میں ایک galaxy سما سکے تو وہاں ایک اور galaxy پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس تخلیق کے لئے مادے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ کُن کہتا ہے اور گلیکسی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمارا خدا جس کو ہم اللہ کہتے ہیں کتنا قادر و توانا خدا ہے۔ اس نے چاہا کہ زمین پر انسان پیدا کئے جائیں جن کے دل و دماغ اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز ہوں۔ اسی الٰہی محبت کے لحاظ سے انبیاء کے بھی درجات مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ سب سے اونچا مقام ہمارے سید و آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی محبت میں سب سے بلند مقام پر فائز تھے۔ انسان کو پیدا کرنے کی غرض بھی یہی تھی کہ فرشتوں کو دکھایا جائے کہ آپ کا مقام کتنا ارفع و اعلیٰ ہے۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا ان کو قرآن کریم کا ایک حصہ ملا۔ اس کے بعد حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام کو قرآن کریم کا الگ الگ حصہ زمانے کی ضرورت کے مطابق ملا۔ سب نے اپنی اپنی قوم کو دنیا میں ایک نور کے آنے کی خبر دی۔ سارا قرآن صرف اور صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا۔ آپ ہی سب نبیوں سے افضل اور ان سب کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو فرمایا کہ قرآن کریم روز قیامت تک ساری دنیا کی رہنمائی کرے گا اور بنی نوع انسان کی ہدایت کا موجب ہوگا۔

فرمایا۔ قرآن کریم کو کتاب مبین بھی کہا گیا ہے اور کتاب مکنون بھی۔ بظاہر یہ ایک متضاد بیان ہے لیکن درحقیقت اس میں کوئی تضاد نہیں۔ کتاب مبین ہر شخص کی سمجھ کے مطابق اس کے لئے ہدایت اور خوبصورتی کا منبع ہے۔ کتاب مکنون اس لئے کہ یہ نئے نئے مسائل کا حل بتاتی ہے جو اپنے وقت سے پہلے نظر سے اوجھل تھے۔ اس نکتے کو حضور نے ایک لطیف مثال دیکر سمجھایا۔ فرمایا انسان وقت کی سڑک پر رواں دواں ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس سڑک کا ہر نیا موڑ ہمارے لئے کیا مسائل لیکر آئے گا۔ ان مسائل کا علم ہمیں اسوقت ہوتا ہے جب اس موڑ سے گزرنے لگتے [illegible] اس سڑک کے تمام موڑ جو قیامت تک آئیں گے اور ان کے مسائل کا حل قرآن کریم میں موجود ہے۔ لیکن ان نئے پیش آمدہ مسائل کا حل ان لوگوں پر کھولا جاتا ہے جو ایک شرط پر پورے اُتریں۔ وہ شرط لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کی ہے۔ یعنی اسرار قرآنی صرف ان پر کھولے جاتے ہیں جو دل کے پاک ہوں۔ ایسے لوگ ہر زمانے میں اور ہر علاقے میں ہوتے چلے آئے ہیں۔ نائیجیریا میں حضرت عثمان بن فودی (وفات ۱۸۱۷ء) ایک مجدد گزرے ہیں جنہوں نے اسلام کی خاطر ہر مخالفت کا مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ چونکہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہو اسلئے کامیاب ہو گے۔ اور وہ کامیاب ہوئے۔

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ جن لوگوں نے محمد رسول اللہؐ سے محبت کی خدا تعالیٰ نے ان سے محبت کی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو بطور ایک واقعہ کے ہوتی چلی آئی ہے اور ہوتی چلی جائے گی۔ اسی حقیقت کے تحت حضرت مہدی معہود مسیح موعود تشریف لائے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسلئے بھیجا کہ آپ ان لوگوں کے خلاف اسلام کی مدافعت کر سکیں جو چاروں طرف سے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ آپ کے دل میں اپنے سید و آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے محبت کا ایک سمندر موجزن تھا اور آپ ہی کے دین کے غلبہ کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لائے تھے۔

حضرت اقدس نے بڑے جلال سے بلند آواز کے ساتھ ایک اعلان کیا حضور کی آواز بجلی کی طرح کڑکی اور جسم و جان میں سرایت کر گئی۔ حضور نے فرمایا میں آپ سب کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبے کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ میں بوڑھوں اور جوانوں، مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اسکا فضل شامل حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کر رہے گا۔

میں نے ۱۹۶۷ء کے دورے کے وقت یورپ کو خبردار کیا تھا کہ اپنے خالق کی طرف لوٹ کر آؤ ورنہ مٹ جانے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ میری تقریر کی یورپ میں پبلسٹی بھی بہت ہوئی۔ صرف ڈنمارک سے مختلف اخباروں کے ۱۰۴ تراشے موصول ہوئے۔ فرمایا فتح مکہ سے ایک سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ مسلمان مکہ کو فتح کر لیں گے۔ لیکن یہ بظاہر انہونی ہو کر رہی۔ اسی طرح ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اسلام کی آخری فتح کے دن بہت قریب ہیں لیکن ساتھ ہی ایک شرط بھی ہے۔ وہ "اعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرّقوا" کی شرط ہے۔ اس مقصد کی خاطر مسلمانوں کو اتحادِ عمل سے کام لینا ہوگا۔ اب صرف دو ہی راستے ہیں یا تو باقی دنیا کی طرح صفحہ ہستی سے مٹ جائیں یا اپنے آپ کو تباہی اور بربادی سے بچا لیں۔ فرمایا میں آپ لوگوں سے یہ نہیں کہتا کہ بلا سوچے سمجھے احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ مذہب دل کا معاملہ ہے اور دل کو طاقت کے بل پر جیتا نہیں جا سکتا۔ خدا کا شکر ہے کہ دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی ایک دل کو نہیں بدل سکتیں لیکن اسلامی تعلیم کی خوبصورتی اور حسن اور اس کی روحانی تاثیر سے بے شمار دل بدلے اور بدلتے رہیں گے۔ ہم مسلمان باوجود اختلافات کے ایک ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا نقطۂ مرکزی ایک ہے، ہم ایک خدا پر ایمان لاتے ہیں، ہمارا قرآن ایک ہے، ہماری مکمل ترین شریعت ایک ہے۔ ہمارے آقا اور سردار حضرت خاتم الانبیاء ختم المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہیں۔ اگرچہ معنوں (Interpretation) میں اختلاف ہے لیکن آپ کو مانتے سب خاتم النبیین ہیں۔ اگر ہم اپنے فروعی اختلافات کو بھول سکیں اور خدائے واحد اور محمد رسول اللہؐ کے دین کی خاطر متحد ہو جائیں تو اسلام کی فتح کا دن بہت قریب آ جائے گا۔ آمین

حضور کی یہ جلال اور تحدی سے لبریز تقریر ایک صاعقہ آسمانی طرح ریلوے یونین ہال سے نکل کر سیرالیون کی فضاؤں میں چمکی اور قلب و نظر کی تاریکیوں کو پاش پاش کر گئی۔ تقریر کے بعد کئی احباب ایک دوسرے سے فرطِ جذبات سے چمٹ گئے۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو نم نہ ہوئی۔ تمام حاضرین

پر سحر کا عالم طاری تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ جیسے ہمارے غیور خدا نے جلال اور عزت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھایا ہو لوگ ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے ایک امام صاحب نے مکرم بشارت احمد صاحب بشیر کو بتایا۔ کہ میرے سارے شکوک رفع ہو گئے۔ بعض نے کہا کہ اس تقریر کے بعد سیرالیون سارے مغربی افریقہ کے ممالک سے بازی لے گیا۔ غرض سبھی اپنی اپنی جگہ ایک ہی حقیقت کی ترجمانی کر رہی تھیں کہ فتح اسلام کا آسمانی فیصلہ اب خلافت راشدہ کے ہاتھ پر نافذ ہو کر رہے گا اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ۔ قدرت ثانیہ کے ذریعے جلد ہی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنصرہ العزیز کو جو اس فتح نصیب قافلے کے سالار اور سید ہیں ہمارا دعا ہے خدا صحت دے۔ قوت دے۔ توفیق دے۔ کہ ہم ان الٰہی نوشتوں کو حضور کے ہاتھوں پورا ہوتا دیکھ لیں۔ آمین۔

تقریر کے بعد مسٹر کے۔ ڈی سوارے پرنسپل بو سکول نے حضور کا شکریہ ادا کیا۔ کہ حضور نے ان کی دعوت قبول فرما ان کی عزت افزائی فرمائی۔ احمدیت کے بارے میں جو کچھ ہمیں بتایا گیا ہے۔ ہم اس کی وجہ سے بے حد ممنون ہیں۔ قرآن کریم تو پہلے بھی پڑھا کرتے تھے۔ لیکن اس کا ترجمہ جاننے اور اس سے روشنی حاصل کرنے کے لئے ہم جماعت احمدیہ کے مرہون منت ہیں۔ مسٹر سوارے نے بڑے دکھ اور درد کے ساتھ کہا۔ کہ ہمیں اب شاید دوبارہ حضور سے ملنے کا موقع نہ مل سکے۔ اسلئے ہماری گذارش ہے کہ آپ ہم سب کو اپنی دعاؤں سے نوازیں۔ نیز یہ بھی عرض کرتے ہیں۔ سیرالیون کے مسلمان طالب علموں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظیفے منظور فرمائے جائیں۔ اس پر حضور نے سیرالیون کے دو طلباء کے لئے وظائف منظور فرمائے جس کا اعلان مسٹر مصطفیٰ نے کیا۔ وظائف گورنمنٹ آف سیرالیون کی وساطت سے جاری کئے جائیں گے لیکن اس میں سیرالیون سے پاکستان کا کرایہ آمدورفت شامل نہیں ہو گا۔ پاکستان میں تعلیم و رہائش کا کل خرچ جماعت احمدیہ کے ذمے ہو گا۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ جس میں سب حاضرین شامل ہوئے۔ اس کارروائی کو ٹیلی ویژن۔ ریڈیو اور پریس میں خوب پبلسٹی دی گئی۔

باوجود سارے دن کی انتہائی مصروفیت کے حضور دیر تک اپنے خدام کے درمیان مجلس علم و عرفان میں تشریف فرما رہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایک اخبار جسارت نے لکھا ہے۔ کہ ہمارے مغربی افریقہ کے دورے میں بھی کوئی راز ہے۔ حضور نے فرمایا کہ راز یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے روحانی فرزند جلیل حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی شان کے جلوے دیکھے جائیں۔

ہم نے اس سفر میں خلوص و محبت کے بے پایاں اظہار میں اللہ تعالیٰ کی شان دیکھی ہے ممکن ہے بعض لوگوں کے لئے یہ محبت اور جوش و خروش ایک پر اسرار امر ہو۔

لیبرڈ کی مسجد کے متعلق جس کا افتتاح آج حضور نے جمعہ کے وقت فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ اس مسجد کا نام مسجد نذیر احمد علی ہو گا۔

احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کے اس سفر کے مبارک نتائج مرتب فرمائے تا اہل افریقہ بلد اسلام اور احمدیت کے جھنڈے تلے جمع ہو کر باطل کے خلاف اپنے شایان شان پورا کردار ادا کر سکیں۔ آمین۔

مجلس انصار اللہ راولپنڈی کا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ راولپنڈی کے زیر اہتمام انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۱۵ و ۱۶ ارمئی ۱۹۷۰ء (مطابق شہادت ۱۵ و ۱۶ ۱۳۴۹ ہش) بروز جمعہ و ہفتہ مسجد نور میں منعقد ہوا۔ اجتماع میں بہت سے مقامی انصار و خدام کے علاوہ ضلع کی مختلف جماعتوں کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ مرکز سلسلہ سے بزرگان کا ایک وفد اس اجتماع کے لئے خاص طور پر تشریف لایا۔ جن میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔ جناب پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب شامل تھے۔ جن بیرونی جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ ان میں اسلام آباد واہ کینٹ، ٹیکسلا، منڈرا اور چونترہ شامل ہیں۔

۱۵ رمئی کو بعد نماز جمعہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کی صدارت میں ہوا۔ قرآن مجید کی آیات کی تلاوت چوہدری مبارک احمد صاحب نے کی۔ جن کے بعد مکرم محمد نصیب صاحب عارف نے درثمین میں سے نظم پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن کریم میں سے درس دیا۔ آپ نے سورۃ احزاب کی بعض آیات کے مفہوم پر روشنی ڈالی۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کی تقریر کا موضوع انصار اللہ کی ذمہ داریاں تھا۔ جس کو آپ نے بڑے مؤثر پیرائے میں بیان فرمایا۔ اس کے بعد شیخ مبارک احمد صاحب نے "اسلام میں خلافت کا مقام" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ نے جماعت احمدیہ کی خصوصیات پر تقریر کی اور احباب جماعت کو احمدیت کا صحیح نمونہ اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں دعا ہوئی جس کے بعد تقریباً پانچ بجے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ اس کے بعد مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

اسی دن بعد نماز مغرب اجتماع کا دوسرا اجلاس ہوا اس کی صدارت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے کی اس اجلاس میں قرآن کریم کی آیات کی تلاوت مربی سلسلہ جناب سید اعجاز احمد صاحب نے کی اور نظم صوبیدار زرب دین صاحب نے سنائی۔ اس نشست میں درس قرآن مجید مولانا ابو العطاء نے دیا۔ پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے حدیث شریف کا درس دیا۔ آخر میں اسلام کے اقتصادی نظام پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ایک مؤثر تقریر کی اور اقتصادی پہلوؤں پر مختلف نقطہ ہائے نظر پیش کئے۔ آخر میں آپ نے سوالات کے جواب دئے اور دعا پر جلسہ کی یہ نشست رات نو بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اسی شب ساڑھے تین بجے تہجد کی نماز باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد تیسرا اجلاس ۱۶ رمئی کو زیر صدارت محترم شیخ مبارک احمد صاحب شروع ہوا۔ اور محترم جناب مولانا ابو العطاء صاحب نے سورۃ مائدہ کی آخری آیات کا درس دیا آپ کے بعد محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے احادیث کی روشنی میں جماعتی نظام سے متعلق مؤثر تقریر فرمائی اور جملہ احباب جماعت کو ہر حالت میں نظام سلسلہ اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کی تلقین فرمائی۔ آخر میں محترم سید مقبول احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ راولپنڈی نے جملہ علمائے سلسلہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعد دعا چھ بجے صبح یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ راولپنڈی)

پروگرام بھرتی بابت ماہ جون ۱۹۷۰ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۳-۶-۷۰	بدھ	ریسٹ ہاؤس کمر مشانی	میانوالی
۴-۶-۷۰	جمعرات	" میانوالی	"
۵-۶-۷۰	جمعہ	یونین کونسل تلہ	"
۹-۶-۷۰	منگل	میونسپل کمیٹی ۔ بھیرہ	سرگودھا
۱۰-۶-۷۰	بدھ	ریسٹ ہاؤس ۔ جھنگ	جھنگ
۱۱-۶-۷۰	جمعرات	" شورکوٹ روڈ	"
۱۳-۶-۷۰	ہفتہ	" چنیوٹ	"
۱۶-۶-۷۰	منگل	سکول ۔ ہڈالی	سرگودھا
۱۸-۶-۷۰	جمعرات	" بھاگٹانوالہ	"
۲۰-۶-۷۰	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس ۔ نواں جنڈانوالہ	میانوالی
۲۵-۶-۷۰	جمعرات	" بھلوال	سرگودھا
۲۷-۶-۷۰	ہفتہ	" فائد آباد	"

نوٹ:۔ بھرتی صبح نو بجے ہو گی۔ نیوی کی بھی بھرتی ہو گی۔
امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ معہ تاریخ پیدائش ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی: قد ۔ ۵ فٹ ۲ انچ وزن: ۱۱۳ پونڈ
چھاتی: 30-32 تعلیم پانچ جماعت
عمر ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک

(ناظر امور عامہ)

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر

فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ر اپریل ۷۰ء تا ۱۵ر مئی ۷۰ء

احباب ان تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے اور انہیں حسناتِ دارین سے نوازے۔ (خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۱۔ نسیم نگہت صاحبہ جمال پور ضلع نواب شاہ	۱۰—۰۰
۲۔ ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی از احباب حلقہ سنت نگر لاہور	۶۰—۰۰
۳۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ	۴۱—۰۰
۴۔ شیخ مظفر الدین صاحب بوگرہ	۱۰—۰۰
۵۔ ڈاکٹر احسان الحق صاحب راولپنڈی	۱۵—۰۰
۶۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ باغبانپورہ لاہور	۱۰—۰۰
۷۔ نذیر احمد صاحب ہیر آباد میر پور خاص	۴۰—۰۰
۸۔ شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحب اوکاڑہ	۱۲—۰۰
۹۔ انوار رسول شیخ صاحب کینال پارک لاہور	۱۰—۰۰
۱۰۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین	۱۰—۰۰
۱۱۔ سید عبد الغفور شاہ صاحب گنج لاہور	۱۶—۰۰
۱۲۔ ملک منور احمد صاحب جاوید ″	۱۰—۰۰
۱۳۔ بیگم میاں عبد الحکیم صاحب ″	۱۰—۰۰
۱۴۔ ڈاکٹر شیخ عبد المنان صاحب کراچی	۳۰—۰۰
۱۵۔ زکیہ خاتون صاحبہ ″	۱۵—۰۰
۱۶۔ مولوی محمد نواز خان صاحب ″	۱۰—۰۰
۱۷۔ رانا محمد اسلم صاحب ملتان شہر	۱۰—۰۰
۱۸۔ میاں امجد عمر صاحب معرفت میاں محمد عمر صاحب ملتان شہر	۲۵—۰۰
۱۹۔ چوہدری عبد الرزاق صاحب ″	۱۰—۰۰
۲۰۔ اہلیہ صاحبہ ″ ″	۱۰—۰۰
۲۱۔ سلیمان رحمت اللہ صاحب ″	۱۵—۰۰
۲۲۔ قاضی عطاء اللہ صاحب ″	۱۵—۰۰
۲۳۔ ملک منیر احمد صاحب XEN ″	۳۰—۰۰
۲۴۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب دار الرحمت ربوہ (سرجیکل وارڈ)	۵۰—۰۰
۲۵۔ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب باجوہ	۵—۰۰
۲۶۔ چوہدری انیس محمود صاحب باجوہ	۵۰—۰۰
۲۷۔ محمد اسلم صاحب سیکرٹری مال از جماعت احمدیہ گجرات	۲۵۰—۰۰
۲۸۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر منظر الحق صاحب کراچی	۴۰—۰۰
۲۹۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ بہاولپور	۹—۵۰
۳۰۔ میاں اللہ دتا صاحب ملکوال	۱۴—۰۰
۳۱۔ سیکرٹری صاحب مال حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰—۰۰

ضرورت

ربوہ کے ایک معزز گھرانا میں گھر کے کام کے لئے ایک ملازمہ اور ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مناسب دی جائیگی ضرورتمند مقامی پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کیساتھ درخواست دیں۔

(سید مسعود مبارک۔ دفتر بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

درخواست دُعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم مقصود احمد خود کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہے۔ علاج کرایا جا رہا ہے۔ تمام احباب و بزرگانِ سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز سے کتے کے زہریلے اثر کو دُور فرما کر صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار محمود احمد واقفِ زندگی درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ہم نے ساری دُنیا میں تبلیغِ اسلام کرنی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہمارے ذمہ ایک بہت اہم کام ہے۔ اور وہ دنیا کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں صداقت اور حقانیت دی اور فرمایا جاؤ ساری دنیا کو پہنچاؤ۔"

(۲) "ہم نے ساری دنیا میں تبلیغِ اسلام کرنی ہے۔ جہاں ہم تبلیغ کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی۔ اور اسلام کے نشانات بھی قائم کئے جائیں گے۔ اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھے۔"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں ہماری جماعت کے ہر مرد، عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ اکنافِ عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے ساتھ اس کے خاص انعامات کا وارث بنے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ کے جلسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ الودود کے فیصلہ کی تعمیل میں یکم امان (مارچ) سے ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مزید تین مقامات پر جلسوں کے منعقد ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جن کی مختصر رپورٹ شائع کی جاتی ہے۔

لجنہ اماء اللہ چھانگا مانگا:۔ ہفتہ قرآن مجید خاص اہتمام سے منایا گیا۔ اجلاس منعقد ہوئے۔ خواتین گھروں میں جا کر بھی تعلیم القرآن کی اہمیت واضح کرتی رہیں۔

لجنہ اماء اللہ نوشہرہ کینٹ:۔ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں جلسے منعقد ہوئے جن میں خواتین کو قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کرنے کی تلقین کی گئی۔ صدر صاحبہ لجنہ نے احمدی گھرانوں میں جا کر خواتین کو خدمتِ دین کے لئے بیدار و مستعد کیا۔

لجنہ اماء اللہ ساہیوال:۔ چھ اپریل سے تیرہ اپریل تک ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ جلسے منعقد ہوئے۔ جن میں اوسط حاضری ۳۰ خواتین کی رہی۔ اجلاسوں میں مقررہ عنوانات پر تقاریر کے علاوہ قرآن مجید کے پہلے دس پارے مع ترجمہ و مختصر تفسیر کے پڑھائے گئے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

غریب طلباء کے لئے

بُک بنک

مرکز میں رہائش پذیر ذہین، ہوشیار، محنتی مگر غریب طلباء کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ایک بُک بنک قائم کیا ہے جس میں امتحانات پاس کرنیوالے طلباء سے پُرانی کتب حاصل کر کے مستحقین میں زعماء خدام الاحمدیہ کی وساطت سے تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ نیز بعض مخیر احباب سے نقدی اور کاپیوں کی صورت میں عطیہ حاصل کر کے طلباء کو کاپیوں کی صورت میں امداد بھی دی گئی ہے لیکن یہ کام ابھی ختم نہیں ہوا بلکہ کئی مستحقین کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ اسلئے میں مرکز میں رہائش پذیر مخیر حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلہ میں مجلس مقامی کا ہاتھ بٹائیں اور سکول کی درسی کتب، کاپیوں یا نقدی کی صورت میں یہ مدد خاکسار تک پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائم مقام مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۰۵۴

میں برکت علی ولد چوہدری علی بخش صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۱۹۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) اراضی زرعی ۵ ایکڑ واقع چک ۳۳ ایم بی ضلع سرگودھا مالیتی ۲۹۰۰۰ روپے

(۲) " " " " ۱۰۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۹۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ برکت علی ولد چوہدری علی بخش شیخوپورہ۔

گواہ شد:۔ حکیم مرغوب اللہ صدر موصیان جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔ جمیل دواخانہ

گواہ شد:۔ محمد اللہ حسین امیر جماعت احمدیہ ایڈووکیٹ۔ شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۰۵۵

میں ثریا سلیم احمد زوجہ محمد سلیم احمد صاحب کمانڈر۔ قوم شیخ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر وصول شدہ ۔۔۔۔۔۔ روپے

(۲) زیور طلائی وزنی ۱۴ تولے مالیتی ۔/۱

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ ثریا سلیم احمد زوجہ محمد سلیم احمد صاحب کراچی۔

گواہ شد:۔ سردار محمد بشیر ۵۰ نکل روڈ۔ کراچی۔

گواہ شد:۔ محمد سلیم احمد کمانڈر پاک بحریہ ۹۶ ۔۷ پی این ایس ڈی مارکی پور الف ایم او کراچی نمبر ۲۔

مسل نمبر ۲۰۰۵۶

میں طالعہ بی بی زوجہ علم الدین صاحب قوم دریاہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر وصول شدہ ۔۔ ۱۴ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ طالعہ بی بی زوجہ علم الدین احمد نگر۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ محمد ظہور خان صدر مجلس موصیان احمد نگر۔ گواہ شد:۔ محمد اسلم بٹ سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۰۰۵۷

میں بشارت احمد کوثر ولد فتح محمد صاحب قوم ورڑائچ پیشہ واقف زندگی عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۵ ٹی ڈی اے ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۷۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ بشارت احمد کوثر معلم وقف جدید چک ۵ ٹی ڈی اے ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ چوہدری محمد صادق صدر جماعت احمدیہ چک ۵ ٹی ڈی اے ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ عبدالسلام اختر دفتر وقف جدید ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۰۰۵۸

میں ملک محمد اقبال ولد کریم بخش صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ ملک محمد اقبال اعوان محلہ مخدوم پورہ بہاولپور۔

گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر شاہد صدر جماعت احمدیہ بہاولپور

گواہ شد:۔ ورنا مبارک احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور

مسل نمبر ۲۰۰۵۹

میں آمنہ ممتاز زوجہ مشتاق احمد راشد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر (ایک ہزار روپیہ بصورت زیورات وصول کر لیا ہوا ہے) بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے

۲۔ زیورات طلائی وزنی ۱۰ تولے مالیتی ۱۶۰۰/- "

۳۔ ایک لاس بھینس " ۲۰۰/-

۴۔ ایک عدد سنگر مشین " ۳۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:۔ آمنہ ممتاز زوجہ مشتاق احمد راشد ایڈووکیٹ۔ محلہ مخدوم پورہ۔ بہاولپور

گواہ شد:۔ مشتاق احمد راشد خاوند موصیہ ایڈووکیٹ بہاولپور

گواہ شد محمد اشرف ناصر صدر جماعت احمدیہ بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۰۰۶۰

میں ہاجرہ بی بی زوجہ مولوی کریم بخش صاحب قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ مخدوم پورہ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات ۳۵۰/-

۲۔ زیور طلائی وزنی ۶ تولے مالیتی ۹۶۰/-

مندرجہ بالا زیورات میں حق مہر کا زیور بھی شامل ہے)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ ہاجرہ بی بی زوجہ مولوی کریم بخش صاحب محلہ مخدوم پورہ۔ بہاولپور۔ گواہ شد:۔ مشتاق احمد راشد ایڈووکیٹ بہاولپور۔ گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر شاہد۔ صدر جماعت احمدیہ بہاولپور۔

خدام الاحمدیہ کی سترھویں مرکزی سالانہ تربیتی کلاس کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہو گئی

امسال پاکستان کی ۱۳۹ مجالس خدام الاحمدیہ کے ۲۱۷ نمائندگان نے شرکت کی

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے کامیاب طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور ان سے اختتامی خطاب فرمایا

ربوہ — مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سترھویں سالانہ تربیتی کلاس جس کا افتتاح ۱۵ ماہ ہجرت کو محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے فرمایا تھا پندرہ روز تک کامیابی سے جاری رہنے کے بعد ۲۹ ماہ ہجرت کی شام کو کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ اُسی روز محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے پاس ہونے والے اور امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں سندات کے علاوہ انعامات تقسیم فرمانے کے بعد طلباء کو اختتامی خطاب سے نوازا اور اجتماعی دعا کرا کے طلباء کو دعا کے ساتھ رخصت فرمایا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال کلاس میں پاکستان کے مختلف علاقوں کی ۱۳۹ مجالس خدام الاحمدیہ کے ۲۱۷ نمائندگان نے شریک ہو کر اس سے استفادہ کیا۔

اختتامی تقریب ۲۹ ماہِ ہجرت بروز جمعۃ المبارک ساڑھے پانچ بجے شام ایوانِ محمود میں منعقد ہوئی جس میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے مہمانِ خصوصی کے طور پر شرکت فرمائی۔ دعوتِ چائے کے بعد جس میں جملہ طلباء اور مہمان شریک ہوئے اختتامی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو مانگٹ اونچے کے قاری محمد شریف صاحب نے کی۔ بعدہٗ راولپنڈی کے شفیق احمد صاحب نے کلامِ محمود میں سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

تلاوت اور نظم کے بعد کلاس کے ناظمِ اعلیٰ مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کلاس کی مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کلاس کے افتتاح کے لئے کم از کم ایک سَو مجالس کی شرکت بطور ٹارگٹ مقرر فرمائی تھی کیونکہ اس سے پہلے سالوں میں نمائندگی ستّر مجالس تک رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مجلسِ مرکزیہ نے نہ صرف گزشتہ سال یہ ٹارگٹ پورا کر کے حضور ایدہ اللہ کی خوشنودی حاصل کی بلکہ امسال بھی ۱۳۹ مجالس کے ۲۱۷ نمائندگان کلاس میں شامل ہو کر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی دعاؤں کے وارث بنے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ نے مجالس کی ضلع وار نمائندگی کا جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال ضلع شیخوپورہ کی نمائندگی سب سے زیادہ رہی۔ اِس ضلع کی بیس مجالس کے ۲۴ نمائندے شریک ہوئے۔

بعدہٗ رپورٹ میں مکرم ناظم صاحب اعلیٰ تربیتی کلاس نے کلاس کے پروگرام پر روشنی ڈال کر جو نمازِ تہجد، بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دعا، اجتماعی ورزش، تدریسِ علومِ دینیہ، طبّی امداد و شہری دفاع کی تربیت، تقاریر علماء سلسلہ، کھیلوں اور اجتماعی وقارِ عمل پر مشتمل تھا کلاس کے اختتام سے قبل منعقد ہونے والے امتحان اور اس کے نتائج کا ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ امتحان میں ۱۸۷ طلباء شریک ہوئے جن میں سے ۱۶۸ کامیاب قرار پائے نتیجہ قریباً ۹۰ فیصد رہا۔ مجموعی طور پر شیخ توقیر احمد صاحب راولپنڈی اوّل، شمس الحق صاحب ربوہ دوم اور مجید احمد صاحب بشیر ربوہ سوم قرار پائے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ امسال طلباء نے تحصیلِ علم اور ورزشی کھیلوں میں یکساں دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ چنانچہ کھیل کے میدان بھی روزانہ اسی طرح پُر نظر آتے تھے جس طرح پڑھائی کے وقت ہال۔ پھر خدام کو سلسلہ کی خدمت کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک کی گئی چنانچہ ۱۶ خدام نے لبیک کہا۔ مزید براں وقفِ عارضی میں حصہ لینے کے لئے ۵۲ خدام نے فارم پُر کئے۔ آپ نے اِس امر پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہ شامل ہونے والے خدام نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اطاعت اور نظم و ضبط کا اعلیٰ نمونہ دکھایا اِن سب کے لئے دعا کی تحریک کی۔

رپورٹ پیش ہونے کے بعد مہمانِ خصوصی محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پہلے پاس ہونے والے اور مختلف مضامین میں امتیاز حاصل کرنیوالے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور پھر طلباء سے خطاب فرماتے ہوئے اِس امر پر روشنی ڈالی کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کا مقصد اسلام کو دنیا میں غالب کرنا ہے یہ جبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم دین سیکھیں اور اس طرح اور اس رنگ میں دینی علوم سے واقفیت حاصل کریں کہ ہم اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم کو دوسروں کے سامنے اِس عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ پیش کر سکیں کہ دوسروں کے دل صداقت کو قبول کرنے کی طرف مائل ہو جائیں۔

آپ نے فرمایا غلبۂ اسلام کے ضمن میں ہم پر دو اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ پہلی یہ کہ دین سیکھنا اور اسے دوسروں کے سامنے مؤثر رنگ میں پیش کرنے کی اہلیت اپنے اندر پیدا کرنا۔ دوسرے یہ کہ اسلام کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہونا اور دوسروں سے اس پر عمل کرانا۔ اس دوسرے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے آپ نے ذکر اللہ اور صلوٰۃ کی اہمیت اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ اُس علم سے جو انہوں نے یہاں حاصل کیا ہے کما حقہٗ خود بھی فائدہ اُٹھائیں اور اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانے میں کوشاں رہیں۔

محترم قاضی صاحب موصوف کے اِس پُر اثر خطاب کے بعد محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے جملہ طلباء سے خدام کا عہد دہروایا جو انہوں نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء میں دُہرایا۔ آخر میں محترم قاضی صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی اِس طرح سترھویں سالانہ تربیتی کلاس اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان اختتام پذیر ہوئی۔

زمیندارہ مجالس انصار اللہ

اکثر زمیندار اراکین انصار اللہ کا یہ طریق ہے کہ وہ اپنا پورے سال کا چندہ فصلِ ربیع پر ادا کر دیا کرتے ہیں۔ ایسے احباب کی یاددہانی کے لئے گزارش ہے کہ اب فصل کا موقع ہے اس لئے وہ اپنا چندہ ادا کر کے اس فرض سے سبکدوش ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر جو فضل فرمایا ہے کہ پیداوار پہلے سالوں کی نسبت کئی گنا بڑھ گئی ہے اس کا شکرانہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کر کے ادا کریں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

خاکسار کے نسبتی بھائی محمد حفیظ صاحب محکمہ اطلاعات حکومت پاکستان لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صاحبِ عمر و دولت، نیک، خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (محمد علی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

نام کی تبدیلی

میری بچی جو پہلے صدیقہ کہلاتی تھی میں نے اب اس کا نام تبدیل کر کے نصیرہ رکھا ہے۔ آئندہ اس کا یہ نیا نام ہی برقرار رہے گا ان شاء اللہ۔

عبد اللہ خاں ڈسکہ۔

گلی تار والی ۲ ضلع سیالکوٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴